REGD. No. L.5254

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ
۸ شوال ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱

جلد ۴۹/۱۴ | ۵ شہادت ۱۳۳۹ ہش | ۵ اپریل ۱۹۶۰ء | نمبر ۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

تہران میں سینٹو کی اقتصادی کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا

سینٹو کے علاقے میں اقتصادی ترقی کے اقدامات پر غور

تہران ۴ اپریل۔ سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن کی اقتصادی کمیٹی کا سہ روزہ اجلاس کل تہران میں شروع ہوا۔ تاکہ سینٹو کے علاقے کی اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں ضروری اقدامات پر غور کر سکے۔ کانفرنس میں پاکستان کا چار رکنی وفد شریک ہوا ہے۔ جس کی قیادت کے فرائض اقتصادی امور کے جائنٹ سکرٹری مسٹر ایس۔ اے سبحان انجام دے رہے ہیں۔ اقتصادی کمیٹی اپنے اس اجلاس میں ان چار سب کمیٹیوں کی رپورٹ پر غور کرے گی۔ جو مواصلات۔ زراعت صحت اور تجارتی امور پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی تھیں۔ کمیٹی سینٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے مناسب سفارشات بھی تیار کرے گی۔ کونسل کا اجلاس اپریل کے آخر میں تہران میں ہونے والا ہے۔

مکرم صالح الشبیبی صاحب ۵ اپریل کو انڈونیشیا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں

احباب ۷ بجے صبح لاریوں کے اڈہ پر پہنچکر آپ کو دعاؤں کیساتھ رخصت کریں

مکرم جناب صالح الشبیبی التھوری صاحب مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۰ء بروز منگل صبح ساڑھے سات بجے بذریعہ بس لاہور تشریف لے جا رہے ہیں وہاں سے آپ قادیان کی زیارت کے لئے انڈیا جائیں گے اور پھر بمبئی سے بذریعہ بحری جہاز اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنے وطن انڈونیشیا تشریف لے جائیں گے۔

مکرم صالح الشبیبی التھوری صاحب ۲۵ دسمبر ۱۹۵۰ء کو حصول تعلیم کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے۔ اور اگست ۱۹۵۵ء تک ربوہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ دہلی تشریف لے گئے۔ جہاں آپ انڈونیشی سفارتخانہ کے ساتھ منسلک رہے۔ آپ انڈونیشیا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

علی امین صاحب نے سیرالیون سے اطلاع دی ہے کہ ان کے والد محترم سید امین خلیل صاحب شامی دبال آجکل بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ سید امین خلیل صاحب نہایت مخلص شامی احمدی ہیں۔ اور سلسلہ کا رو بار سیرالیون مغربی افریقہ میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا کرے آمین

مبلغ اسلام قریشی فیروز محی الدین صاحب بخیریت غانا پہنچ گئے

مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج غانا مشن بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ مبلغ اسلام قریشی فیروز محی الدین صاحب مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ قریشی صاحب ۲۹ مارچ کو کراچی سے ہوائی جہاز میں مغربی افریقہ روانہ ہوئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق انگلستان جانے کے لئے کراچی روانہ ہو گئے

ربوہ ۴ اپریل۔ مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لندن جو بعض ضروری امور کے سلسلہ میں پچھلے دنوں یہاں آئے ہوئے تھے۔ مورخہ ۳ اپریل کی صبح کو انگلستان واپس

ہ جانے کی غرض سے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور اس طرح دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مرزا برکت علی صاحب نے دعا کرائی

محترم صفدر علی خان صاحب سکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس کا نیا اعزاز

یوم پاکستان پر صدر مملکت نے "ستارۂ خدمت" کا خطاب عطا فرمایا

یہ امر باعث مسرت ہے کہ محترم صفدر علی خان صاحب سکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس کو ان کی خدمات جلیلہ کے صلہ میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء یوم پاکستان کے موقعہ پر ستارۂ خدمت کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کو یہ نیا اعزاز مبارک کرے۔ اور آپ کو قوم و ملک اور بنی نوع انسان کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا کرتے ہوئے اسے مزید دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین — یہ امر قابل ذکر ہے کہ قبل ازیں اپریل ۱۹۵۸ء میں ہر میجسٹی ملکہ الزبتھ دوم نے دولت مشترکہ کے سربراہ کی حیثیت سے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کی خاطر آپ کی خدمات جلیلہ کے صلہ میں آپ کو "ایسوسی ایٹ آفیسر برادر (آرڈر آف سینٹ جان)" کا خطاب عطا کیا تھا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۵ اپریل سنہ ۶۰ء

تعلیم و تربیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ فرمودہ ۱۵-۳-۹ العفضل یکم اپریل سنہ ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا ہے اس لائق ہے کہ اس کو وہ لوگ جن کے سپرد جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام ہے۔ بار بار پڑھیں اور اس کے مطابق عمل کریں تاکہ جماعت کے وہ افراد جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں اور جن کو اسلام کے ابتدائی احکام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے تعلیم و تربیت کی جدوجہد سے صحیح طور پر متمتع ہو سکیں۔ اگرچہ یہ خطبہ ناصر آباد سابق صوبہ سندھ میں پڑھا گیا تھا اور اسکے اولین مخاطب وہ عہدہ دار ہیں جو وہاں کام کرتے ہیں تاہم اس میں جو اصول بیان کئے گئے ہیں ان کا اطلاق عام ہے اور تمام ان لوگوں پر ہوتا ہے۔ جو کسی مقام میں بھی جماعت کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں۔ اس عام افادیت کی وجہ سے ہم اس اداریہ میں اسی خطبہ کی طرف احباب کی خاص توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

جن احباب جماعت نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیمات کی حکمتوں اور اس کے تدریج ارتقا کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اور اس امر کو آپ نے نہایت نپے تلے مختصر الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے کہ اسلام حیوان سے انسان انسان سے اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنانے کے لئے اصول دیتا ہے چنانچہ آپ نے بتایا کہ کس طرح اسلام سب سے پہلے ہمیں جسم کو پاکیزہ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ کس طرح ہمیں بہترین طہارت کے طریقے سکھاتا ہے۔ جب ہم جسمانی طہارت کا معیار حاصل کر لیتے ہیں تو پھر وہ ہمارے اخلاق کی بنیاد بنتا ہے۔ اسلام ہمکو پہلے حیوانوں سے نکال کر انسانوں کی دنیا میں داخل کرتا ہے۔ اور جب ہم اس دنیا میں داخل ہوتے ہیں تو پھر ہمیں اخلاق فاضلہ کے لباس سے مزین کرتا ہے۔ پھر جب ہم اس لباس فاخرہ سے مزین ہو جاتے ہیں تو وہ ہم کو روحانی ادج پر پرواز کرنا سکھاتا ہے اس طرح منزل بہ منزل ترقی کرتے کرتے ہم اللہ تعالےٰ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور آخر اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں جہاں سے ہم لقاء اللہ کا اعزاز حاصل کرتے ہیں۔

اسلام جو بھی اخلاقی۔ تمدنی اور معاشرتی اصول پیش کرتا ہے۔ اگرچہ وہ ساتھ ہی اس کے عقلی دلائل بھی دیتا ہے اور کوئی بات زبردستی منوانا نہیں چاہتا تاہم اسلام کو جو لوگ اپنا لائحہ زندگی قبول کر لیتے ہیں ان کی تربیت کے لئے سب سے اول جو کام ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ خواہ پہلے وہ احکام ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ جب ہم قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ کا کلام مان لیتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی رسالت کو برحق تسلیم کر لیتے ہیں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ ہم قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ کے احکام پر عمل کرنے کے لئے بے چون و چرا تیار ہیں۔

عملی دنیا میں اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں۔ اگر عمل کرتے وقت ہم ہر بات کی ہنڈی کی چندی نکالتے بیٹھ جائیں تو عمل نہیں کر سکتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر اعمال ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو بجا لاکر ہی ان کی حقانیت واضح ہو سکتی ہے۔ مثلاً نماز ہے اور نماز کے ارکان ہیں۔ اب اگر ہم نماز تو پڑھیں نہیں اور اس پر بحث شروع کر دیں۔ اور کہیں کہ جب تک ہمیں یہ ثابت نہ ہو جائے کہ نماز پڑھنے اور اس کے ارکان پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہم کو روحانی رستگاری حاصل ہوگا یا نہیں تو سچ یہ ہے کہ کوئی بحث ہم کو اس حقیقت کو پا لینے میں مدد نہیں کر سکتی جب تک ہم نماز پڑھنے نہ لگیں۔ اور اس کے ارکان کو بجا نہ لائیں۔

اس کی ایک واضح ترین مثال فوج ہے جب ہم فوج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تو ہم اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ افسر جو حکم دیگا ہم اس کو بجا لائیں گے۔ خواہ ہماری سمجھ میں حکم کا فائدہ آئے یا نہ آئے۔ ورنہ فوج کا ڈسپلن قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر مثلاً جنگ میں افسر تو کسی طرف مارچ کا حکم دے۔ اور ہم یہ سمجھیں کہ اس طرف مارچ سے نقصان ہوگا حکم نہ مانیں تو افسر فوراً ہمیں فوجی ضابطہ کے مطابق سزا دے سکتا ہے خواہ ہمارا اندازہ صحیح ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح جب ہم اسلامی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں تو ہم کو چاہیئے کہ بلا چون و چرا قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے بتائے ہوئے طریق کار پر عمل پیرا ہوں اور ہر حکم کو تسلیم کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نظر انداز نہ کریں کیونکہ جب ہم اسلام قبول کر لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے اسلامی طریق زندگی کو اختیار کر لیا ہے اور اس کے ذرا ذرا سے حکم کی تعمیل قبول کر لی ہے۔ اگر ہم اس میں کوتاہی کریں گے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ ہم نے ابھی اسلام کو قبول نہیں کیا۔

اسلام نے قرون اولیٰ میں جو ترقی کی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اولین مومنین فرمودۂ خدا تعالیٰ اور فرمودۂ رسول اللہ پر ہر وقت عمل کرنے کو تیار رہتے تھے اب اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو فرمانبرداری کے ہزاروں ایمان افروز واقعات ملیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں قدرتی طور پر ایک عظیم الشان ڈسپلن کی روح نظر آتی ہے اور یہی عظیم الشان ڈسپلن ہے جس نے مسلمانوں کو ہر میدان عمل میں آگے سے آگے بڑھایا اور حقیقت یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں میں یہی ڈسپلن کی کمی ہے جس نے انہیں بلندی کردار سے نیچے گرا کر حضیض بے عملی میں دھکیل دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمیں اس زمانہ کے امام پر ایمان لانے کی توفیق حاصل ہوئی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ خلافت کا سلسلہ از سر نو اسلام میں جاری ہو گیا ہے۔ اور جس پراگندگی میں یہ قوم مبتلا ہو گئی تھی۔ اس سے ہمیں نجات مل گئی ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور سے فائدہ اٹھائیں اور اسلامی ڈسپلن کا نمونہ بن کر دنیا کے سامنے آئیں۔

اس لئے ہمارے علماء۔ مربیوں اور ذمہ دار عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ قوم کی تعلیم و تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کریں اور جماعت کے ان افراد کو جو زیادہ لکھے پڑھے نہیں۔ خدا اور رسول کے ابتدائی احکام سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی روح ان میں پیدا کریں۔ اور چھوٹے چھوٹے احکام کو بھی چھوٹے سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔

آوازِ خدا

دانش نے تو ہر لحظہ درِ عرش کیا بند
پر روح و ملائک نہ کبھی ہو سکے پابند
شیطان نے جو جادو سے جکڑ بند کئے دل
اعجازِ مسیحا سے وہ اک ایک کھلا بند
پھر جائے وہیں نظروں میں میدانِ قیامت
ہو جائے اگر آپ کی اک سانس ذرا بند
الہام کے بن دہر ہو اک کلبۂ زنداں
جس کی ہو ضیا بند صدا بند ہوا بند
کانوں میں تعقل کی ہزار انگلیاں ٹھونسیں
ہو سکتی ہے تم سے مگر کب آوازِ خدا بند

خطبۂ عید الفطر

اِس ظاہری عید کو اُس عظیم الشان رُوحانی عید کے حصُول کا ذریعہ بناؤ

جس میں

ساری دنیا خدا تعالیٰ کی بڑائی کا اقرار کرتے ہوئے اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے

حقیقی عید یہی ہے کہ اسلام جن قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے انھیں پورا کرتے چلے جاؤ

ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ مارچ ۱۹۶۰ء بمقام ربوہ

الحمد للہ کہ عید الفطر کی مبارک تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک میں جلوہ افروز ہوئے اور حضور نے جماعت کو اپنے کلمات طیبات سے مستفیض فرمایا۔ حضور کا یہ ایمان افروز خطاب افادۂ احباب کے لئے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

احادیث سے ثابت ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عید کے موقعہ پر عیدگاہ میں آتے اور جاتے ہوئے اور پھر عیدگاہ میں تشریف رکھتے وقت بھی بڑی کثرت کے ساتھ یہ تکبیر پڑھا کرتے تھے کہ

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر۔ وللہ الحمد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت بتاتی ہے کہ مومنوں کی حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت کے بیان کرنے میں ہی ہے۔ پس اگر ہم دنیا میں

اللہ تعالیٰ کی عظمت

قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کے نام کو پھیلا دیں۔ اس کی بڑائی کو ثابت کر دیں۔ اور اپنی تمام کوششیں اور مساعی اس غرض کے لئے وقف کر دیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو۔ تو یقیناً ہماری عید

حقیقی عید

کہلا سکتی ہے۔ لیکن اگر ہمیں اپنے فرائض کا احساس نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کی اشاعت اور اس کی عظمت کے قیام کے لئے اسلام جن قربانیوں کا ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ ان قربانیوں کے میدان میں ہمارا قدم سست ہو۔ تو پھر ہماری عید صحیح معنوں میں عید نہیں کہلا سکتی۔ پس آج میں اپنی جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف

توجہ دلاتا ہوں

کہ انہیں اس عید کو حقیقی رنگ میں منانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس ظاہری عید کو اُس عظیم الشان روحانی عید کے حصول کا ایک ذریعہ بنانا چاہیئے۔ جس میں ساری دنیا خدا تعالیٰ کی بڑائی کی قائل ہو جائے۔ اور اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے۔ اگر دنیا میں

خدا تعالیٰ کی بڑائی

قائم نہ ہو۔ تو ہماری عید کوئی عید نہیں۔ لیکن اگر اس کی بڑائی قائم ہو جائے۔ اور دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے۔ تو اسی میں ہماری حقیقی عید ہے۔ کیونکہ سچا غلام تبھی خوش ہوتا ہے جب اس کا آقا خوش ہو۔ غرض عید ہمیں تبلیغ اسلام کی وسعت اور خدا تعالیٰ کی بڑائی دنیا میں قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بڑائی اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے۔ جب جماعت کے تمام افراد کیا چھوٹے اور کیا بڑے اور کیا مرد اور کیا عورتیں تبلیغ پر زور دیں۔ اور

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کے جھنڈے کے نیچے سب دنیا کو جمع کرنے کی کوشش کریں۔ بیشک پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تغیر ایک دن واقعہ ہو کر رہیگا اور دنیا خدا تعالیٰ کے آستانہ پر اپنا سر جھکا دے گی۔ مگر پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے دعاؤں اور قربانیوں اور جدوجہد سے کام لینا بھی ضروری ہوتا ہے۔

پس ہمیں اپنی تبلیغی مساعی کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا چاہیئے اور خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا میں بلند سے بلند تر کرتے چلے جانا چاہیئے کیونکہ

اسی میں ہماری عزت ہے

اور اسی سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ آپ کو نیکی اور تقوےٰ کے ساتھ ہمیشہ خدمتِ اسلام کی توفیق بخشے اور آپکی نسلوں میں بھی سچا ایمان پیدا کرے تاکہ قیامت تک خدائے واحد کا نام بلند ہوتا رہے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام مذاہب کے جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔ اللّٰھم اٰمین

شیخ چراغ دین صاحب مرحوم

از مکرم مرزا عبدالمنان احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی

محترم شیخ چراغ دین صاحب مرحوم آرڈیننس ڈپو گورنمنٹ پاکستان کراچی میں سولین گزیٹڈ آفیسر کے ممتاز عہدہ پر فائز تھے آپ سلسلہ کا بہت درد رکھنے والے اور کثرت کے ساتھ درود شریف اور دعائیں کرنے والے تھے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے خاص عقیدت تھی۔

کئی دفعہ اس عاجز نے دیکھا کہ آپ جب حضرت صاحب کا ذکر کرتے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ ۱۹۴۸ء-۱۹۴۹ء میں لگاتار ۲ سال راولپنڈی کی جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ دفتر سے آکر اور پھر اتوار کو آپ سائیکل لے کر دوستوں کے گھروں میں چندہ کی فراہمی کے لئے جاتے اور گھر آکر کھاتہ جات وغیرہ مکمل کرتے۔ ایک دفعہ حضور پُرنور نے بھی جب کہ آپ راولپنڈی تشریف لے گئے تھے۔ اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے کیپٹن نواب الدین صاحب کو فرمایا کہ آپ کا بھائی ہے تو دبلا پتلا مگر کام بہت اچھا کرتا ہے۔ میرا ان سے ۱۹۴۷ء سے تعلق ہے وہ بھی اس طرح کہ آپ کا ایک لڑکا میرا دوست تھا جسکے باعث اکثر میں ان سے ملتا رہتا میں نے ان کو بہت ہی قریب سے دیکھا دعاؤں پر آپ کو بہت یقین تھا۔

شیخ صاحب بہت حکیم طبع تھے۔ پچھلے سال کی بات ہے کہ آپ کو دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا آپکو ہسپتال داخل کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے شفا دے دی مگر ابھی کچھ اثر زبان پر تھا جس کی وجہ سے آپ مغموم سے رہتے تھے حضرت اقدس کی صحت کا پرچہ پڑھتے تو زیادہ پریشان ہو جاتے تھے تھوڑے دن پہلے آپ نے خواب میں اپنی قبر کو دیکھا پھر عزیزوں وغیرہ کو ملنے گئے تو کہہ آئے کہ اب ہم نہیں آئینگے۔ چند دن بعد آپ پر دوبارہ بیماری کا حملہ ہوا آپ کو رات کو ہی پاکستان نیول ہسپتال کے آفیسر وارڈ میں داخل کروا دیا گیا بے ہوشی کی سی حالت تھی شیخ صاحب متواتر ۵ روز بے ہوش رہ کر آخر ۷ مارچ رات کے ساڑھے ۱۰ بجے اپنے حقیقی مالک کے پاس چلے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر اور متکفل ہو سردست مرحوم کو امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ آپ موصی ہونے کے علاوہ تحریک جدید کے جہاد میں بھی شروع ہی سے شامل تھے صحابہ کرام و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام دے آمین ثم آمین اسی سلسلہ میں انکے صاحبزادے سراج دین صاحب کاظم نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے اس غم کے وقت ان کا ساتھ دیا بہت سے غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین ثم آمین۔

رقوم فدیہ کی آخری فہرست

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

ذیل میں رقوم فدیہ کی آخری فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اور اپنے حضور سے اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین

نمبر و نام	رقم
۱۰۸- محمد مسعود خاں صاحب مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں (بجائے عبدالحی صاحب مطبوعہ زیر ۶۹ مورخہ ۱۸/۳/۶۰)	۱۰-۰-۰
۱۰۹- بیگم صاحبہ کلاں ملک صاحب خانصاحب نون۔ سرگودھا	۲۰-۰-۰
۱۱۰- سعیدہ جمیل صاحبہ بنت ملک برکت اللہ صاحب مرحوم	۲۵-۰-۰
۱۱۱- صادقہ بیگم صاحبہ بنت ملک نصراللہ خانصاحب لالہ موسےٰ	۲-۸-۰
۱۱۲- عبدالحی صاحب سکرٹری مال بستی مندرانی منجانب مجاہدین خود	۵-۰-۰
۱۱۳- مولوی عبدالواحد خانصاحب احمدیہ ہال کراچی	۱۵-۰-۰
۱۱۴- مخدوم الطاف احمد صاحب میانی ضلع سرگودھا	۱۲-۸-۰
۱۱۵- مخدوم محمد اجمل صاحب " " "	۱۲-۸-۰
۱۱۶- ہمشیرہ صاحبہ مخدوم فاروق اعظم صاحب میانی ضلع سرگودھا	۲۵-۰-۰
۱۱۷- شیخ احسان علی صاحب لاہور	۳۰-۰-۰
۱۱۸- سید ارتضیٰ علیصاحب الحمرا ۱۲ کلیٹن روڈ۔ کراچی	۳۰-۰-۰
۱۱۹- امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ زوجہ خلیل احمد صاحب ناصر۔	۳۰-۰-۰
۱۲۰- مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب کراچی۔ حال گوجرانوالہ	۳۰-۰-۰
۱۲۱- چوہدری غلام قادر صاحب گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ	۲۰-۰-۰
۱۲۲- شمیم اختر صاحبہ بنت خواجہ محمد شریف صاحب پشاور	۱۰-۰-۰
۱۲۳- حکیم انور حسین صاحب خانیوال	۱۰-۰-۰

زکوٰۃ ہی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

دوسری دعائیہ فہرست ۲۹ر رمضان المبارک کو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی گئی

۲۹ر رمضان المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مستجاب دعوات سے ایسے مجاہدین تحریک جدید کو متمتع کرنے کیلئے جنہوں نے اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات سو فیصدی ادا فرما کر اپنے اخلاص و ایمان کا ثبوت دیا ہے دوسری دعائیہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دی گئی۔ اس فہرست میں ۱۱۷۳ مجاہدین کے اسماء گرامی تھے قبل ازیں ایک دعائیہ فہرست ۲ فروری ۱۹۶۰ء کو پیش حضور کی گئی تھی جو ۲۱۶۰ مجاہدین کے اسماء گرامی پر مشتمل تھی دفتر وکالت مال ایسے جملہ مجاہدین کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے جن کی قربانیوں سے ۲۹ر رمضان المبارک تک اللہ تعالےٰ کے فضل سے سال ۲۶/۱۹ کی مد میں -/۳۷۱،۱۱۱ روپیہ وصول ہوا جو گزشتہ سال کی اسی تاریخ تک کی وصولی سے بفضلِ خدا -/۲۸،۷۳۳ روپیہ زائد ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تصحیح الفضل کی اشاعت ۳ر اپریل کے صفحہ ۷ پر اعانت الفضل دینے والے احباب کی جو چھٹی لسٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بجائے مکرم چوہدری محمد حسین صاحب میکو ٹیکسٹائل مل گوجرانوالہ کے غلطی سے چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ٹیکسٹائل چھپ گیا ہے احباب نام کی تصحیح فرمالیں (منیجر الفضل)

اعانت الفضل اعانت الفضل کرنے والے احباب کی چھٹی فہرست میں کرم میاں بشیر احمد صاحب ڈوگر گوجرانوالہ کا نام شائع نہیں ہوا ان کی طرف سے بھی -/۵ روپے بطور اعانت وصول ہوئے تھے۔

(منیجر روزنامہ الفضل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق عالیہ

(از مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت بی اے آنرز) کرشن نگر ۔ لاہور)

(۲)

مہمان نوازی

(۱) حضرت حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رضی کچھ عرصہ قادیان رہ کر رخصت ہونے لگے حضور نے کہلا بھیجا کہ کچھ انتظار کریں ہم ابھی آتے ہیں۔ چنانچہ حضور آئے۔ اس حالت میں کہ آپ کے ہاتھ میں دودھ کا برتن تھا اور حضرت میاں محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) کے ہاتھ میں گلاس تھا۔ حضور نے دودھ کا گلاس بھر کر شاہ صاحب کو پلایا۔ پھر ایک اور پلایا۔ پھر جیب میں سے کچھ بسکٹ نکالے اور فرمایا۔ شاہ صاحب راستہ میں اگر بھوک لگی تو یہ کھا لیں۔ پھر ان کو چھوڑنے کے لئے بہت دور تک بٹالہ کی سڑک پر تشریف لے گئے۔ آخر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ (خلیفۃ المسیح الاول) نے شاہ صاحب کے کان میں کہا کہ اجازت مانگو ورنہ حضور تو آگے بڑھتے جائیں گے۔

(۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضور کے مکان کے پاس ہی رہتا تھا۔ ایک دفعہ کیا ہوا کہ مہمان کثرت سے آ گئے۔ حضرت ام المومنین رضؓ جو گھر میں مہمانوں کا انتظام وغیرہ کیا کرتی تھیں کچھ گھبرا گئیں۔ حضور نے ان کو مہمان نوازی کے متعلق ایک کہانی سنانی شروع کی۔ فرمایا:-

ایک شخص کو جنگل میں رات آ گئی۔ اس نے ایک درخت کے نیچے بسیرا کیا۔ اس درخت کے اوپر ایک کبوتر اور ایک کبوتری رہتے تھے۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے کہ ہمارے ہاں مہمان آیا ہے اس کی کیا خاطر کریں۔ نر نے کہا سردی ہے بستر اس کے پاس نہیں۔ آؤ ہم اپنا گھونسلہ نیچے گرا دیں تاکہ یہ آگ جلا کر تاپ سکے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انہوں نے سوچا کہ اس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں آؤ ہم دونوں اپنے آپ کو اس آگ میں گرا دیں تاکہ مہمان ہمیں بھون کر کھا سکے۔ چنانچہ انہوں نے یوں ہی کیا۔ اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

(۳) ڈاکٹر عبداللہ صاحب نومسلم ایک دفعہ صبح سویرے ہی قادیان آئے حضور ایک جگہ کھڑے تھے۔ دیکھ کر فرمایا ڈاکٹر صاحب اس وقت کہاں سے آئے ہیں۔ عرض کیا۔ میں رات بٹالہ میں رہا ہوں وہاں سے سویرے چل کر یہاں پہنچا ہوں حضور نے فرمایا پیدل ہی آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں حضور۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ اچھا چائے پیو گے یا لسی۔ ہمارے ہاں گائے ہے تکلف کی ضرورت نہیں۔ اہل خانہ یہاں نہیں ہیں۔ دونوں چیزیں تیار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا۔ لسی پی لوں گا، حضور نے فرمایا۔ اچھا مسجد مبارک میں بیٹھیں۔ میں ابھی آتا ہوں۔ وہ مسجد میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا۔ اور حضورؑ ایک کوری ہانڈی جس میں لسی تھی خود اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ اس کے ساتھ ایک گلاس بھی تھا۔ حضور نے وہ ہانڈی ڈاکٹر صاحب کے سامنے رکھ دی اور خود اپنے دست مبارک سے گلاس بھر کر پلانی شروع کی۔ پھر حضور علیہ السلام ہانڈی اور گلاس خود ہی اٹھا کر اندر تشریف لے گئے۔

(۵) ایک مرتبہ ایک مہمان نے آکر کہا کہ مجھے بستر دیں۔ حضرت اقدس نے حافظ حامد علی صاحب مرحوم سے فرمایا کہ اسے لحاف دے دیا جائے۔ حافظ صاحب نے عرض کیا کہ یہ مہمان کچھ مشتبہ سا معلوم ہوتا ہے لحاف ہی لے کر فرار نہ ہو جائے۔ حضور نے فرمایا:-

اگر یہ لحاف لے جائے گا تو
اس کا گناہ ہو گا۔ اور اگر بغیر
لحاف کے سردی سے مر گیا
تو ہمارا گناہ ہو گا۔

حسن معاشرت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق حسنہ میں سے اپنی بیوی کے ساتھ نیک سلوک کو بہت اہمیت دی ہے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ کہ تم میں اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے نیک سلوک کرتا ہے۔ اس معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنے محتاط تھے کہ حتی الوسع حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے منشاء کو پورا کرتے تھے اور ان کی دلداری فرماتے تھے اسی کی طرف حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ نے ازراہ تفنن اشارہ کیا تھا۔ جب ایک دوست سے کہا تھا کہ بیوی کی بات مانا کرو۔ آجکل ملکہ کا راج ہے۔

ایک دفعہ ایک دوست کے متعلق معلوم ہوا کہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے حضرت اقدس اس پر بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ فرمایا ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ فرمایا میرا اپنا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی کو کچھ کہا۔ اور میں یہ محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔ اور با ایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا۔ اور بہت خشوع و خضوع سے نفل پڑھے اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی کسی پنہانی معصیت کی وجہ سے نہ ہو۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت ام المومنینؓ کی رائے تھی کہ یوں بنائی جائے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی رائے اس کے خلاف تھی۔ چنانچہ مولوی صاحب نے حضرت اقدس سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اس لئے میں اسے شعائر اللہ سے سمجھ کر اس کی خاطر داری کرتا ہوں اور جو وہ کہے مان لیتا ہوں۔

ایک دفعہ منشی عبدالحق صاحب لاہوری نے حضور کی بیماری کے ذکر پر کہا کہ آپ کے لئے گھر میں خاص مقوی غذا الگ تیار ہونی چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے لیکن عورتیں کچھ گھر کے دھندوں میں ایسی مصروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پروا نہیں کرتیں۔ اس پر منشی عبدالحق صاحب نے کہا کہ حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ نہیں کر سکتے اور رعب پیدا نہیں کر سکتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میرا حکم ٹالا جائے تو میں دوسری طرح خبر لیتا ہوں۔ اس پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے بھی عبدالحق صاحب کی تائید کی کہ ہاں حضور منشی صاحب ٹھیک کہتے ہیں۔ حضور سختی سے یہ امر نوائیں۔ حضرت اقدس نے مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا۔ ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ (باقی)

جسم اور روح

مومن ہمیشہ مسابقت کی روح اپنے اندر رکھتا ہے

انسان چاہتا ہے کہ اپنے جسم کے آرام کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کرے۔ لیکن کیا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جو روح کی امان کے لئے بھی کوشاں رہتا ہے۔ یہ امان اس دنیوی زندگی کی قربانی پر موقوف ہے۔ ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پتہ لگتا ہے کہ جنت جو کہ دائمی امان گاہ ہے میں سکینت بخش جگہ حاصل کرنے کا ایک گر یہ ہے کہ اس دنیوی زندگی میں اللہ تعالےٰ کے گھروں کی تعمیر میں حصہ لیا جائے۔

پس اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی سکیم بابت تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حتی المقدور حصہ لے کر اپنے جسم اور روح ہر دو کے آرام کے سامان حاصل کیجئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعانت الفضل

سیدہ نہیم روحی بنت سید محمد سعید سلیم شاہ صاحب ایجنٹ اخبار الفضل لاہور نے امسال نویں جماعت کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس بچی نے اس خوشی میں چھ ماہ کے لئے کسی مستحق کے نام اخبار الفضل مفت جاری کرنے کے لئے اڑھائی روپے ارسال کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کی یہ کامیابی اس کے لئے اور اس کے والدین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔ (مینجر الفضل)

احباب جماعت سے اپیل

(از مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقامی جماعتیں بڑی تیزی سے لازمی چندوں یعنی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ پورے کر رہی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن بعض جماعتوں کی وصولی میں ابھی بہت کمی ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داروں کو لگاتار یاددہانیاں بھجوائی جاتی رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ میں ان جماعتوں کے تمام احباب سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کار خیر میں اپنے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے بقائے ادا کریں اور دوسرے بقایاداروں سے چندوں کی وصولی کے لئے عہدہ داروں سے تعاون کریں۔ اس غرض کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کا نقشہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔ جن جماعتوں کا بجٹ ایک اور دو ہزار روپے کے درمیان ہے ان کی وصولی کا نقشہ درج ذیل ہے۔ ان نقشوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کن کن جماعتوں کے احباب کو غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہے تا ۳۰ اپریل سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے اور کوئی جماعت اس زمانہ کے جہاد میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے۔

اپنے عہدہ دار آپ خود تجویز کرتے ہیں۔ جماعتی کاموں میں ان سے تعاون کرنا آپ پر فرض ہے اگر آپ اپنے عہدہ داروں کی اعانت نہ کریں اور جماعتی کاموں میں دلچسپی نہ لیں تو صرف عہدہ دار ہی ثواب سے محروم نہیں رہیں گے بلکہ اس محرومی کے لئے تمام جماعت ذمہ وار ہوگی۔ لہٰذا جن جماعتوں کی وصولی کم ہے ان احباب سے التماس ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کمر ہمت کس لیں۔ بعد میں ایک دوسرے پر اس کوتاہی کی ذمہ داری ڈالنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اب وقت ہے سب احباب مل کر کمی کو پورا کرنے کے لئے مؤثر ذرائع اختیار کریں۔

ہر پیچھے رہنے والی جماعت کو اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ دوسری بہت سی جماعتیں جو انہی حالات سے گزر رہی ہیں جن سے ان کی جماعت گزر رہی ہے پھر بھی وہ جماعتیں کس جوانمردی اور استقلال کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ یعنی اسلام کی خدمت کر رہی ہیں اور اپنی ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کرتی چلی جاتی ہیں۔ اگر پیچھے رہنے والی جماعتیں بھی سلسلہ کے قیام کی غرض کو سمجھ لیں تو ان کے لئے بھی اس مقصد کے لئے قربانی کرنا آسان ہو جائے۔ ہماری جماعت کا مقصد دین اسلام کا احیاء ہے یعنی اس دنیا میں نیکی اور راستبازی کو قائم کرنا جس کے بغیر حقیقی امن اور خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے جو سب سے زیادہ قابل قدر ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہی دین و دنیا میں حقیقی کامیابی ہے۔

نوٹ:۔ ان نقشوں کے تیار کرنے میں ۲۶ مارچ تک کی وصول شدہ رقوم شامل کر لی گئی ہیں۔ جن جماعتوں پر یہ (※) نشان لگایا گیا ہے ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی تک نہیں ملے۔ یا ابھی زیر پڑتال ہیں۔

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	قمر آباد	۱۰۰	۱۰۰
۲	علی پور (ملتان)	۹۵	۱۰۰
۳	کریم نگر فارم	۱۰۰	۱۰۰
۴	چک نمبر ۹ پنیار	۱۰۰	۱۰۰
۵	چک نمبر ۳۱۳ ج ب دھیڑکے	۱۰۰	۹۴
۶	سنزیرہ پور ڈوگری	۱۰۰	۱۰۰
۷	مانسہرہ	۹۹	۱۰۰
۸	گوکڈ امام بخش	۸۰	۱۰۰
۹	پیتی	۹۴	۱۰۰
۱۰	دہاڑی منڈی ※	۱۰۰	۸۸
۱۱	سکردو	۸۹	۱۰۰
۱۲	رادھن	۸۸	۱۰۰
۱۳	چک نمبر ۱۲ دوھ	۶۲	۱۰۰
۱۴	چک نمبر ۸۴ ڈی نہر فتح خان	۸۶	۱۰۰
۱۵	چک نمبر ۱۳۱ ج ب گوکھووال	۷۰	۱۰۰
۱۶	کوٹ فتح خان	۸۱	۱۰۰
۱۷	احمد نگر (مشرقی پاکستان) ※	۵۱	۱۰۰
۱۸	فورٹ سنڈیمن	۹۲	۹۱
۱۹	خوشاب	۷۵	۹۸
۲۰	چونڈہ ※	۸۲	۹۰
۲۱	کرونڈی	۶۵	۱۰۰
۲۲	چک نمبر ۹۶ گ ب ہرچ	۶۵	۱۰۰
۲۳	چک نمبر ۹۸ ش	۶۳	۹۹
۲۴	پنڈی بھاگو	۷۴	۸۶
۲۵	سانگھڑ	۷۸	۸۰
۲۶	بہاول نگر	۷۹	۷۸
۲۷	خانیوال	۹۲	۶۴
۲۸	چک ع ۱۶۸/۱۷۱ سنگلا	۵۴	۱۰۰
۲۹	کوٹ مومن	۶۹	۸۷
۳۰	گوجرخان	۸۳	۷۲
۳۱	چک نمبر ۱۰۹ گ ب ڈانن گڑھ	۱۰۰	۵۱
۳۲	میانی گکھو گھیاٹ	۸۱	۷۳
۳۳	نور نگر فارم	۸۴	۷۰
۳۴	دار البرکات (ربوہ) ※	۸۶	۶۶
۳۵	گنڈیالہ شہر	۹	۶۱
۳۶	دار الیمن (ربوہ)	۸۴	۶۷
۳۷	چک نمبر ۶۴ ش	۵۰	۱۰۰
۳۸	دھریکے کلاں	۷۱	۷۹
۳۹	ڈوگری گھمن ※	۸۶	۶۴
۴۰	چک نمبر ۸۴ ج ب سرشمیر پور	۵۷	۸۹
۴۱	ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ ٹھکا	۸۳	۶۳
۴۲	کوچہ چابکسواراں (لاہور)	۷۵	۷۱
۴۳	نبی سر روڈ	۶۲	۸۳
۴۴	گھٹیالیاں اسکول	۷۷	۶۸
۴۵	ہوہر آباد	۷۲	۷۱
۴۶	بیگم کوٹ ※	۱۰۰	۲۷
۴۷	سنجر چانگ	۴۵	۹۷
۴۸	لالہ موسیٰ	۶۱	۸۱
۴۹	چک نمبر ۱۴۹ امراد	۵۲	۹۰
۵۰	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۹۴	۵۴
۵۱	روہڑی	۱۰۰	۳۸
۵۲	لطیف نگر فارم	۵۳	۸۵
۵۳	جمال پور (سندھ)	۵۱	۸۶
۵۴	چک نمبر ۶۵ ف	۶۸	۶۹
۵۵	قلعہ صوبہ سنگھ ※	۵۴	۸۲
۵۶	گکھڑ منڈی	۳۹	۹۷
۵۷	راجن پور	۶۴	۷۲
۵۸	چک نمبر ۹۹ ش	۲۰	۷۶
۵۹	پاک پٹن	۶۸	۶۷
۶۰	چک نمبر ۶/۱۱-L	۷۱	۶۳
۶۱	چک نمبر ۳۰/۱۱-L	۶۴	۶۸
۶۲	چوہڑکانہ	۵۸	۷۲
۶۳	ڈگری	۵۶	۷۴
۶۴	موسے والا	۶۱	۶۸
۶۵	چک نمبر ۲۹۵ گ ب بریانوالہ	۷۵	۵۴
۶۶	شیخ پور (گجرات)	۶۵	۶۴
۶۷	داتہ زید کا	۶۱	۶۸
۶۸	مانگٹ اونچے ※	۶۵	۶۳
۶۹	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۷۵	۵۰
۷۰	چک نمبر ۲۶۷ R.D گوکھووال	۵۰	۷۴
۷۱	میرپور (آزاد کشمیر) ※	۴۶	۷۸
۷۲	بنوں	۷۱	۵۰
۷۳	چک نمبر ۱۲۶ R.B بہوپور ※	۷۳	۴۳
۷۴	چندر کے منگولے	۸۰	۳۵
۷۵	کوہاٹ ※	۸۴	۳۱
۷۶	سبڑیال	۵۷	۵۸
۷۷	پتوکی منڈی	۵۱	۵۱
۷۸	ادرحمہ ※	۷۶	۲۶
۷۹	منگلا ڈیم	۵۳	۴۷
۸۰	باغبانپورہ (لاہور) ※	۴۲	۳۶
۸۱	سکھر	۸۴	۹۴
۸۲	چک نمبر ۳۱۲ ج ب کتھووالی	۴۹	۴۷
۸۳	چک نمبر ۱۶۸ مراد ※	۶۷	۲۹
۸۴	عارف والا	۳۶	۵۴
۸۵	چک نمبر ۳۲-۳۳	۲۷	۶۳
۸۶	نرکوٹ	۳۲	۵۳
۸۷	بیراج کالونی	۳۶	۹۴
۸۸	جمیس آباد	۵۱	۲۳
۸۹	بدین	۴۳	۴۰
۹۰	ننکانہ صاحب ※	۴۶	۳۶
۹۱	قلات	۸۱	×
۹۲	ڈیریانوالہ ※	۵۴	۲۶
۹۳	منڈی بوریوالہ	۵۶	۲۳
۹۴	بھیرہ ※	۵۱	۲۶
۹۵	ککھا	۴۱	۳۵
۹۶	کھیوڑہ	۵۸	۱۸
۹۷	بھڈال	۵۰	۲۳
۹۸	محمود آباد جہلم	۵۲	۲۰
۹۹	روڑہ	۳۷	۳۴
۱۰۰	کرتھڈ سنجھے خان ※	۲۶	۴۳
۱۰۱	دنور آباد	۱۷	۵۱
۱۰۲	شاہدرہ	۵۳	۱۵
۱۰۳	علی پور (مظفرگڑھ)	۲۹	۳۷
۱۰۴	چک نمبر ۱۲ ج ※	۳۵	۲۹
۱۰۵	میانوالی	۳۸	۲۵
۱۰۶	مسن باڈہ	۲۵	۳۰
۱۰۷	بوگرہ ※	۳۶	۱۷
۱۰۸	باٹا پور	۲۸	۲۱
۱۰۹	گولیکی	۲۳	۲۶
۱۱۰	کوٹلی آزاد کشمیر ※	۲۴	۲۰
۱۱۱	نارنگ منڈی	۳۵	۷
۱۱۲	لیاقت آباد	۲۲	۱۶
۱۱۳	کاٹرہ دیوان سنگھ	۱۱	۲۴
۱۱۴	چک نمبر ۱۴۵/۱۰-R جہانیاں ※	۲۶	۷
۱۱۵	چک نمبر ۳۵ ج	۱۶	۱۱
۱۱۶	دھرگ ※	۲۳	۲
۱۱۷	چک نمبر ۸۶-۸۷ ش	۲۴	×
۱۱۸	تاروا	۸	۳
۱۱۹	چک نمبر ۵۶۵ گ ب	۴	۴
۱۲۰	گوکڈ دیہہ آزاد	×	×

ولادت

میرے لڑکے عزیز نذیر احمد کو مورخہ ۱۱ مارچ بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ مبارک احمد نام تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مولوی سلطان علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ بھیر پیچی گورداسپور کا نواسہ ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

(علم دین سابق بھیرو پیچی حال مقیم گھسیٹ پورہ چک نمبر ۹۶)

اچھے بیج اور پیداوار

(از۔ حفیظ الرحمن صاحب)

موجودہ دور میں خوراک کی قلت دور کرنا اور پیداوار میں اضافہ کرنا ہر زرعی ملک کا مطمع نظر ہے۔ لیکن اس میں اضافہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ زراعت کو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔ زراعت میں جدید آلات کشاورزی کا استعمال، مصنوعی اور قدرتی کھادیں۔ آب پاشی کا تسلی بخش انتظام اور بیج یہ سب چیزیں مل کر پیداوار میں زبردست اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن اگر بیج اچھا اور اعلےٰ درجہ کا نہ ہو تو پیداوار تو خیر کیا ہونی ہے انسان کی محنت بھی اکارت جاتی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ زرخیز سے زرخیز زمین میں سے (جسے زراعت کا سارا سامان میسر ہے) بھی اچھی فصل اور پیداوار کی تسلی بخش مقدار برآمد ہونے کی توقع عبث ہے۔ جب تک کہ اس میں اچھے بیجوں کا استعمال نہ کیا جائے۔ اسی لئے اگر دیکھا جائے تو زراعت میں بیجوں کو نہایت اہم مقام حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ انقلابی حکومت نے غذائی پیداوار میں اضافہ کو تمام چیزوں پر اولیت دی ہے اور دوسرے ڈویژنوں کے علاوہ ملتان ڈویژن میں پچھلے سال کی نسبت ۲۵ فی صد زیادہ غذائی پیداوار کی حد مقرر کی ہے ان حالات میں ہمارے کاشت کار بھائیوں پر اور بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ پیداوار میں اضافے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ جدید دور کی زراعت میں کاشت کار طبقہ کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے لیکن ہمارا زراعتی طبقہ اکثر اَن پڑھ ہے ترقی دیہات کی تحریک موجودہ دور میں پسماندہ ملکوں میں اس کمی کو پورا کر رہی ہے اور اس تنظیم کے رکن اب ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں موجودہ حالات کے مطابق زراعت کی تعلیم دے رہے ہیں اور اس طرح صدیوں پرانے اور فرسودہ نظام میں ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ دیہات کے لوگ زراعت کے نئے طریقوں سے روشناس ہو رہے ہیں۔

اچھے بیجوں کی ترویج کے لئے محکمہ زراعت نے بڑی کوششیں کی ہیں۔ لیکن یہ کوششیں کئی وجوہات کی بنا پر خاطر خواہ طور پر بار آور نہ ہو سکیں۔ سب سے بڑی وجہ کسان کی غربت ہے۔ کسان جو پیدائشی غریب ہے اپنی فصل کو کاٹتے ہی اونے پونے داموں فروخت کر دیتا ہے۔ اس وقت نرخ کے زیادہ ہونے کی بنا پر وہ گاڑھے پسینے کی کمائی کی قیمت بھی اچھی وصول نہیں کر سکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سال بھر کیلئے بھی اس کے پاس خرچ نہیں ہوتا اور جب بوائی کا وقت آتا ہے تو وہ جلدی جلدی میں ادھر ادھر سے بیج خرید لیتا ہے جس کا معیاری ہونا تو ایک طرف رہا خالص ہونا بھی مشکوک ہوتا ہے اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ فصل ہی اچھی نہیں ہوتی بلکہ زمین کی زرخیزی بھی زائل ہو جاتی ہے اور ایک زرعی ملک محنت اور زرخیزی کے اس طرح کے ضیاع کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

برعظیم ہند و پاکستان میں اچھے بیجوں کی ترویج ہوئی بھی نہیں۔ ایک اندازے کے مطابق متحدہ ہندوستان کے مجموعی زیر کاشت رقبے میں صرف دس فیصد رقبہ اچھے بیجوں کے تحت تھا۔ اس میں سابقہ پنجاب، صوبہ سرحد، اور سندھ کا حصہ کل کا ۲۵ فیصد تھا، فصلوں میں اچھے بیج کی پٹ سن سب سے زیادہ رقبے میں بوئی جاتی تھی یعنی کل رقبے کا ۲۲٫۵ فیصد کپاس کا بیج ۵٫۳ فیصد گندم کا بیج ۲۹٫۲ فیصد اور چاول کا بیج صرف پانچ فیصد حصے میں بویا جاتا تھا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اچھے بیج کے استعمال میں متحدہ ہندوستان کی حالت بھی نہایت غیر تسلی بخش تھی لیکن جو علاقے اب پاکستان میں ہیں ان کے اعداد و شمار حوصلہ افزا تھے۔ کپاس کے کل رقبے میں سے ۹۵ فیصد رقبہ اچھے بیجوں کے تحت تھا۔ گندم کو ۷۹٫۲ فیصد رقبہ ملا ہوا تھا۔

لیکن اس وقت حالات بدل گئے ہیں۔ زرعی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق اس وقت مختلف قسم کے اچھے بیج کی فراہمی تمام ضروریات کا قلیل حصہ پورا کرنے کا باعث ہے مثال کے طور پر سابقہ پنجاب میں محکمہ زراعت کی طرف سے کاشتکاروں کو بیج کی فراہمی کا یہ مناسب

درخواست دعا

آج کل خاکسار کی ترقی کا معاملہ زیر غور ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

شیخ مبارک احمد ریلوے روڈ کراچی ۱

تھا۔ گندم کل رقبہ کا ۱۵ فیصد۔ چاول پانچ فیصد۔ چارہ ۷ فیصد امریکن کپاس اسی فیصد اور دیسی اور امریکن کپاس ۵ فیصد

سابق سندھ کے حالات اس سے بھی غیر تھے۔ مثلاً گندم کل رقبے کے ۱/۲ حصے میں بوئی جاتی تھی چارہ چار فیصد سے کم اور دیسی اور امریکن کپاس ۵ فیصدی رقبے میں

اس کا مقابلہ جب امریکہ کینیڈا اور روس سے کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہاں سو فیصدی رقبے میں اچھا اور بہتر قسم کا بیج استعمال ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہاں پیداوار فی ایکڑ ہم سے دو دو اور تین تین گنا زیادہ ہے۔

ان حالات کے پیش نظر ہمیں اس صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اب جبکہ "زیادہ غلہ اگاؤ" مہم بھی شروع ہے۔ عوام کو زیادہ سے زیادہ محکمہ زراعت کی طرف رجوع کرنا چاہیئے . . . .

. . . .

اس سلسلہ میں محکمہ زراعت نے وسیع پیمانے پر مہم شروع کر رکھی ہے۔ نجی ایجنسیاں بھی بیج فراہم کر سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا کہ وہ بیج خالص ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ زراعت نے اچھے بیج فراہم کرنے کی ایجنسیاں کھول رکھی ہیں۔ محکمہ زراعت کے علاوہ صرف ایسی ایجنسیاں ہی فروخت کرنے کی مجاز ہونی چاہئیں۔ جن کے پاس حکومت کی طرف سے لائسنس ہوں تاکہ بیج کے خالص ہونے کی ضمانت مل جائے۔ اس کے علاوہ پسماندہ اور غریب کاشتکاروں کو قرضے پر بیج مہیا کئے جائیں۔ اور قرضے کی وصولی معمولی اقساط میں کی جائے۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ رقبہ میں بہتر تخم ریزی کی جا سکتی ہے اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافے کی بھی ضمانت مل سکتی ہے۔ حال ہی میں محکمہ زراعت کی طرف سے مہر بند تھیلیوں میں کپاس کے بیج کی فروخت اور دو غلی مکئی کے بیج کی ترویج بڑا خوش کن اقدام ہے محکمہ زراعت کی اس مفید مہم سے ہماری پیداوار پر بہت اچھا اثر ہوگا۔

حال ہی میں ضلع ملتان کی ضلعی ترقیاتی کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں

"زیادہ غلہ اگاؤ" مہم کے سلسلہ میں کسانوں کو قرضہ پر بیج کی فراہمی کا سلسلہ شروع کیا ہے اس کا طریق کار یہ ہوگا کہ ضرورت مند اشخاص کو نقد روپیہ قرض دینے کی بجائے اس بات کی اجازت دی جائیگی کہ وہ ایجنسی سے کھاد اور بیج وصول کریں اور ضلع کے افسر خزانہ کی طرف سے بیج اور کھاد کی ایجنسی کو قیمت ادا کر دی جائے گی۔ اس سے کسانوں کو دوہرا فائدہ ہوگا۔ ایک تو وہ اچھا بیج لے سکیں گے اور دوسرا ان کو قیمت بھی ادا نہیں کرنی پڑیگی کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ نقد قرضے کی صورت میں کسان روپے کو دوسری ضروریات میں صرف کر دیتے ہیں اور جس مقصد کے لئے قرض دیا گیا تھا وہ پورا ہی نہیں ہوتا اگر یہی طریق کار دوسری جگہوں پر بھی اختیار کیا جائے تو حوصلہ افزا نتائج حاصل ہو سکتے ہیں

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۲۹/۳/۶۰ کو بعد نماز عصر مسجد دار الرحمت میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے عزیزم سید عبد الحی شاہد کا نکاح عزیزہ امۃ الودود بنت شیخ محبوب الٰہی صاحب بی اے ایل ایل بی جو میری بھانجی ہے سے ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے متعلق دعا کی درخواست ہے

(خواجہ عبد الکریم کیفی فردوس)

(۲) برادرم مکرم ملک ارشاد الحق صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ پیر الٰہی بخش کالونی ولد ملک فضل حق صاحب ناظم تنظیم و اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ کراچی کا نکاح پروین اختر صاحبہ بنت ملک فضل حسین صاحب چک ۲۹۵ ج ب پانوانہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ملک نور محمد صاحب سیکرٹری مال چک نمبر ۲۹۵ ج ب نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(اعجاز الحق ملک نائب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی مکان نمبر ۸۶۲)

"پرائس کمیشن وسط مئی تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گا"

ڈھاکہ میں کمیشن کے چیئرمین مسٹر چندریگر کا اعلان

ڈھاکہ ۴ اپریل قیمتوں کے کمیشن کے چیئرمین مسٹر چندریگر نے امید کا اظہار کیا ہے کہ کمیشن تحقیقات کا کام اپریل کے اختتام تک مکمل کرے گا اور مئی کے وسط تک اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا۔ کمیشن کے چیئرمین دوسرے ارکان کے ساتھ کراچی سے چٹاگانگ جاتے ہوئے ڈھاکہ پہنچے تھے۔ اور چٹاگانگ روانہ ہونے سے پیشتر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔

مسٹر چندریگر نے کہا کمیشن نے کراچی میں صنعت اور تجارت کے نمائندوں سے بات چیت کر لی ہے۔ بعد کی کسی تاریخ میں ان سے مزید تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ کمیشن سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ قیمتوں کے بڑھ جانے کے وجوہ معلوم کرے۔ کمیشن وجوہ معلوم کرنے کے علاوہ حسب ذیل امور کو بھی زیر غور لائے گا:۔

(۱) کیا قیمتوں کے بڑھ جانے کے وجوہ کا خاتمہ ممکن ہے یا نہیں (۲) کیا مختلف مصنوعات کی لاگت کم کی جاسکتی ہے یا نہیں (۳) کیا مختلف اقدامات کے ذریعے پیداوار بڑھائی جاسکتی ہے یا نہیں۔ (۴) کیا کارخانہ داروں تھوک تاجروں اور خوردہ فروشوں کے منافع کی شرح کم کی جاسکتی ہے یا نہیں

مسٹر چندریگر نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کمیشن خاص طور پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ کیا کارخانہ داروں اور تقسیم کاروں نے صارفین کے معرفت پر اپنی مصنوعات میں معمولی سا ردوبدل کر کے زیادہ منافع حاصل کرنے کی تو کوشش نہیں کی۔ آپ نے کہا کمیشن صارفین کی رائے بھی معلوم کرے گا اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ کیا کسی کی طرف سے ناجائز وسائل سے تو کام نہیں لیا گیا جن میں حسب ذیل بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

(۱) ذخیرہ اندوزی (۲) اشیاء کی فراہمی کو جان بوجھ کر روک لینا (۳) قلت پیدا کرنے کے لئے بعض اشیاء کو ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھیج دینا تاکہ قیمتیں چڑھ جائیں۔

مسٹر چندریگر نے تقسیم کے موجودہ ڈھانچے سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر تقسیم کے موجودہ طریقے کو بدلنے کے لئے کوئی ایسی تجویز پیش کی گئی جس سے ملک کے اقتصادی ڈھانچے کو نقصان نہ پہنچے تو کمیشن یقیناً اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرے گا۔

لاہور کی اطلاع کے مطابق کمیشن تیرہ اپریل کی شام لاہور پہنچ جائے گا۔ وہ دو دن تک لاہور میں قیام کرے گا اور سولہ اپریل کو کراچی روانہ ہو جائے گا۔

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

ماہ مارچ ۱۹۶۰ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ اپریل سے قبل دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا:۔ چوہدری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سلیم پور بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد شفیع سلیم پوری)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری ہمشیرہ صفیہ نعیم النساء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حاجی محمد الدین صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ زچہ کی صحت و عافیت اور نومولود کی درازئی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

لطیف احمد عارف صدر معلم ایم۔ بی۔ جدید پرائمری سکول لاٹ ربوہ

مکرم صالح الشیبی صاحب کا عزم انڈونیشیا

(بقیہ صفحہ اول)

بال بچوں سمیت تشریف لے جا رہے ہیں۔

آپ عرب کے مشہور خاندان النصری سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد مکرم سلیمان الشیبی صاحب عرب سے ہجرت کر کے انڈونیشیا میں آباد ہوئے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۵ اپریل منگل کے روز صبح ۷ بجے لاریوں کے اڈے پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو نیک دعاؤں کے ساتھ روانہ کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ضروری اعلان

مولوی محمد منشی خان صاحب کو نشرو اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے جماعت ہائے ضلع سرگودھا و لائلپور میں بھجوایا جا رہا ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ رسید بک ان کے پاس ہے۔ چندہ دے کر رسید حاصل کریں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

ضروری اطلاع

مجلس مشاورت کے موقعہ پر لائبریریوں کو کتب تقسیم کی جائیں گی۔ نظارت کی طرف سے جن جماعتوں میں باقاعدہ لائبریریاں قائم ہیں۔ وہ نظارت سے کتب حاصل کر لیں (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴